REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۱۴ شوال ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۳ شہادت ۱۳۳۸ ھش | ۲۳ اپریل ۱۹۵۹ء | نمبر ۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۰ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اچھی نہیں بہت تھوڑا فرق پڑا ہے"

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت عرصہ سے کمر درد اور پاؤں میں نقرس کی تکلیف کے باعث ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین

عید الفطر کے موقعہ پر مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے رئیس التبلیغ کی طرف سے عالم اسلام کو مبارکباد کا پیغام

نائیجیرین براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے آپ کے اس خصوصی پیغام کو ریڈیو پر نشر کرنے کا اہتمام کیا

لیگوس (نائیجیریا مغربی افریقہ)۔۔۔ دی ویسٹ افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی کی ارسال کردہ اطلاع مظہر ہے کہ عید الفطر کے موقعہ پر نائیجیریا براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے عالم اسلام کے نام نائیجیریا کے بعض چیدہ مسلمان قائدین کی طرف سے مبارکباد کے خصوصی پیغامات نشر کرنے کا اہتمام کیا تھا۔ اس سلسلہ میں مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے رئیس التبلیغ مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب سے بھی پیغام دینے کی درخواست کی گئی تھی۔ چنانچہ عالم اسلام کے نام آپ کا حسب ذیل پیغام نائیجیریا ریڈیو کے قومی پروگرام میں نشر کیا گیا۔

"عزیز بھائیو اور بہنو! السلام علیکم

اس پُر مسرت تقریب کے موقعہ پر آپ سب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرنا میرے لئے از حد خوشی کا باعث ہے۔ خداوند تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ ہم سب پر اپنے فضل اور رحم کی بارشیں برسائے۔ اور ہم کو توفیق دے کہ ہم اس کی رضا کی راہوں پر گامزن ہوتے ہوئے دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے والے ہوں۔

آجکل کی دنیا پر نظر ڈالنے سے جو حقیقت واضح ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ آج آسمانی راہ نمائی بنی نوع انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ یہ راہ نمائی قرآن مجید کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔ آؤ ہم دنیا کو اس سے روشناس کرائیں۔ اور ہر فرد بشر تک یہ پیغام پہنچا دیں کہ دنیا کی نجات صرف اور صرف اسلام کی بے مثال ولازوال تعلیم پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔ جو ہر زمانے اور ہر لحاظ سے پوری طرح قابل عمل ہے۔ آؤ ہم آج کے دن یہ عہد کریں کہ ہم خدا کے اس پیغام کو جو قرآن کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے دنیا کی متفرق آبادیوں میں سے ہر ایک متنفس تک پہنچائیں گے۔

آؤ ہم دنیا کی مدد کریں اور اپنی آپ مدد کو اپنا شعار بنائیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اس عظیم جد و جہد میں خدا ہمارے ساتھ ہو اور ہمیں کامیابی سے نوازے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

صدر پاکستان کی طرف سے مبارکباد کے پیغام پر شکریہ کا اظہار

جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے نام جوابی مکتوب

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۵۹ء کو یوم پاکستان کی قومی تقریب کے موقعہ پر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے پریذیڈنٹ صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے صدر جنرل محمد ایوب خان کی خدمت میں مبارکباد اور دعا کا برقی پیغام بھیجا تھا۔ اس کے جواب میں صدر موصوف کی طرف سے اظہار شکریہ کے طور پر حسب ذیل جوابی مکتوب موصول ہوا ہے:۔

جناب عالی!

یوم پاکستان کی تیسری سالگرہ کے موقعہ پر آپ نے مبارکباد کا جو پیغام بھیجا ہے اس پر صدر مملکت نے مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے آپ کا اور دوسرے ممبران ایسوسی ایشن کا شکریہ ادا کروں۔

آپ کا مخلص دستخط۔ (اے۔ وحید)
اسسٹنٹ سکرٹری صدر مملکت

محترمہ زینب بیگم صاحبہ والدہ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری وفات پاگئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۲۲ اپریل۔ یہ خبر جماعت میں رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم جناب میاں نور محمد صاحب آف شیخوپورہ کی اہلیہ محترمہ زینب بیگم صاحبہ جو مغربی افریقہ میں احمدیہ مشن سیرالیون کے مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری کی والدہ تھیں۔ مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲۱-۲۲ اپریل ۱۹۵۹ء کی درمیانی شب سوا آٹھ بجے کے قریب ۶۲ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نہایت نیک پارسا متوکل علی اللہ اور اسلام و احمدیت کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے والی خاتون تھیں۔ نماز جنازہ آج مورخہ ۲۲ اپریل کو نماز عصر کے بعد ادا کی جائے گی۔

ادارہ الفضل اس صدمہ عظیم پر محترم میاں نور محمد صاحب مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری اور آپ کے دیگر افراد خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے۔ کہ مولا کریم مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو۔ آمین

جامعہ نصرت ربوہ کی طالبہ منصورہ محمود کی نمایاں کامیابی

انتہائی مسرت سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جامعہ نصرت کی طالبہ عزیزہ منصورہ محمود متعلمہ سیکنڈ ایئر نے ایجوکیشن بورڈ کی طرف سے مقرر کردہ انگریزی مقابلہ مضمون نویسی میں ۷۵ روپے کا دوسرا انعام حاصل کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو عزیزہ منصورہ کے لئے بہت سی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور جامعہ نصرت ہر آن ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

درخواست دعا

مکرم جناب ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب بورنیو سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں اسلامی تبلیغ کو وسیع کرنے میں بعض مشکلات پیش آرہی ہیں۔ دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی روکوں کو دور فرمائے۔ اور اس مبارک کام کے انجام دینے کے لئے ہر طرح کی آسانیاں میسر کر دے۔ آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۵۹ء

صلاح عیسوی

جیسا کہ ہم نے کل کے اداریہ میں بتایا ہے عیسائیت کی تبلیغ کے لئے عیسائی ہر قسم کا ذریعہ استعمال کر رہے ہیں۔ موجودہ زمانہ کی عیسائیت کی بنیاد اس امر پر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت ہو گئے۔ اور تین دن مردہ رہنے کے بعد جی اٹھے۔ اور کچھ دن اپنے حواریوں سے ملنے کے بعد آسمان پر صعود کر گئے۔ جہاں وہ خدا تعالیٰ کے داہنے ہاتھ جا بیٹھے۔ لیکن ایک دن وہ پھر زمین پر اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ نازل ہوں گے۔ عیسائیت کا کہنا ہے کہ انسان پیدائشی طور پر گنہگار ہے۔ اور وہ اپنے نیک اعمال سے نجات نہیں پا سکتا۔ جب تک اس پیدائشی گناہ کے لئے مسیح علیہ السلام بطور خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کے سزا برداشت نہ کرتے۔ یہ ایک بڑا طویل خیالی سلسلہ ہے۔ جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ کفارہ تثلیث الوہیت مسیح وغیرہ مسائل اس کی شاخیں ہیں۔ اکثر مسلمان بھی صعود و نزول مسیح کے قائل ہیں۔ اور ایسی احادیث موجود ہیں جن میں بظاہر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نزول کی پیشگوئی ملتی ہے قرآن کریم کی بعض آیات سے بھی یہ استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر صعود کر گئے۔ اور دوبارہ زمین پر نازل ہوں گے۔ آپ دوبارہ آکر غلط عیسائیت کی تردید اور اسلام کی تائید کریں گے۔

موجودہ زمانہ میں ایک طرف عیسائیوں اور دوسری طرف مسلمانوں میں اس مسئلہ پر بحث چلی آتی ہے کہ آیا آپ کا صعود روحانی تھا یا جسمانی اور آیا وہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ نازل ہوں گے۔ جو پہلے آ چکے ہیں یا آپ کا نزول بھی روحانی ہوگا۔ جیسا کہ ہم نے لکھا ہے۔ یہ بحث صرف مسلمانوں ہی میں نہیں ہے۔ بلکہ عیسائیوں میں بھی چل رہی ہے۔ اور عیسائیوں کے آجکل بعض فرقے ایسے ہیں جو نہ تثلیث کے قائل ہیں اور نہ جسمانی صعود و نزول کو مانتے ہیں۔ ان فرقوں میں سے اس وقت ایک نیا فرقہ "جی ہواہ" وٹنس کہلاتا ہے

تورات میں "جی ہواہ" Jehavah اللہ تعالےٰ کا نام ہے۔ اور وٹنس (Witness) انگریزی میں شاہد یا گواہ کو کہتے ہیں۔ یہ فرقہ تمام دنیا کے ملکوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اور بڑے اہتمام کے ساتھ بڑے بڑے شہروں میں اپنی تبلیغ کر رہا ہے۔ چنانچہ کراچی اور لاہور میں بھی اس فرقہ کے مبلغ موجود ہیں۔ الفضل مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۵۹ء میں ہمارے لنڈن مشن کی ایک رپورٹ "انگلستان میں تبلیغ اسلام" کے زیر عنوان شائع ہوئی ہے۔ جس میں ایسی مجالس کا ذکر کیا گیا ہے جو مشن ہاؤس میں برپا کی گئیں۔ ایک مجلس میں متذکرہ بالا فرقہ کا لیکچر بھی ہوا۔ چنانچہ حسب ذیل رپورٹ ملاحظہ ہو۔

"مسٹر پیسر پریذیڈنٹ جے ہواہ وٹنس ایسوسی ایشن نے اپنے لیکچر میں اپنی عیسائی موومنٹ کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نہ ہم تثلیث کے قائل ہیں۔ اور نہ ہی مسیح کی بعثت ثانی کے قائل ہیں۔ بلکہ بعثت ثانی کے معنے یہ سمجھتے ہیں کہ خدائی حکومت دنیا میں قائم ہو جائے گی۔ اور بدی اور قتل و غارت کو یکسر دنیا سے نابود کر دیا جائے گا۔ اور یہ حالات پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔"

حال کے مسلمان مفکرین میں سے بھی کئی ایک نے ان امور پر بحث کی ہے۔ یہ بحث قرآن کریم کی آیہ

اذ قال اللّٰہ یا عیسیٰ
انی متوفیک و رافعک
الیّ الخ

یعنے جب اللہ تعالےٰ نے کہا کہ اے عیسےٰ میں تجھ کو موت دوں گا۔ اور اپنی طرف اٹھا لونگا وغیرہ اور احادیث کے پیش نظر کی جاتی ہے۔ ذیل میں ہم تفسیر "المنار" جو مصر کے حضرت علامہ محمد عبدہ کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔ اس بحث کا ایک ٹکڑا درج کرتے ہیں۔ فھو ھذا

"تفسیر آیت میں عموماً علماء کے دو مختار طریقے ہیں۔ اوّل یہ کہ عیسےٰ علیہ السلام زندہ روح و جسم دونوں کے ساتھ اٹھائے گئے۔ اور وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔ اور لوگوں میں شریعت اسلام کے موافق حکم کریں گے۔ پھر اللہ تعالےٰ ان کو طبعی موت دیگا۔ چونکہ اس تفسیر کی رو سے رفع توفی پر مقدم ٹھہرتا ہے۔ جو ظاہر قرآن کے خلاف ہے۔ اس طریق تفسیر کے ماننے والوں کو اس خلاف سے نکلنے اور اعتراض اٹھانے سے بچنے کے لئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ واؤ ترتیب کا فائدہ نہیں دیتا کہ ہمارے طریق تفسیر پر کوئی اعتراض ہو سکے۔ یا مخالفت ظاہر قرآن لازم آئے۔ یہ درست ہے کہ بعض اوقات ذکر واقعات کی ترتیب واقعات کی وجودی ترتیب سے مختلف ہوتی ہے لیکن کلام بلیغ میں یہ اختلاف ہوتا ہے کسی نکتہ و حکمت کی وجہ سے لیکن یہاں رفع پر توفی کے مقدم لانے میں کوئی نکتہ نہیں۔ اس لئے کہ امر اہم رفع ہے۔ کہ اسی میں دشمنوں کے ہاتھ سے نجات و خلصی کی اور علو منزلت کی بشارت ہے۔ دوسرا طریقہ تفسیر یہ ہے کہ آیت اپنی ظاہری ترتیب اور ظاہری معنے پر قائم ہے۔ اور توفی سے طبعی موت دینا مراد ہے۔ اور رفع سے رفع روحانی مقصود ہے۔ جس کا آیت سے بعد موت واقع ہونا پایا جاتا ہے بعد درحقیقت یہ کوئی عجیب بات بھی نہیں ہے۔ کہ خطاب شخص کو ہو۔ اور مراد اس سے روح ہو۔ اس لئے کہ انسان کی حقیقت روح ہے نہ کہ جسم۔ جسم لباس مستعار ہے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ جسم گھٹتا بڑھتا اور ادلتا بدلتا رہتا ہے۔ مگر ہر انسان ہر حال میں انسان ہی رہتا ہے۔ یہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ انسان انسان کی روح ہی ہے۔

چونکہ یہ طریق تفسیر حدیث رفع اور خبر نزول فی آخر الزمان کے خلاف پڑتا ہے۔ اس لئے اس طریقہ کے اختیار کرنے والے اپنی تفسیر کی صحت پر دو دلیلیں پیش کرتے ہیں اوّل یہ کہ عیسےٰ علیہ السلام کے بہ جسم اور روح اٹھائے جانے اور قریب قیامت پھر نازل ہونے کے متعلق جو حدیثیں آئی ہیں۔ وہ احاد ہیں۔ اور پھر ان کا تعلق ہے امور اعتقادی سے اس لئے کہ رفع و نزول دونوں از قبیل غائب ہیں اور امور اعتقادی میں خبر احاد سے تمسک نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ معتقدات میں چاہیئے یقین۔ اور احاد خبریں مفید یقین نہیں ہو سکتیں۔ اور کوئی خبر متواتر اس باب میں موجود نہیں ہے

دوسری بات یہ ہے کہ آخری زمانہ میں عیسےٰ علیہ السلام کے نازل اور زمین پر آپ کا حکم جاری ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ کی رسالت جو اصل مقصود تھا اور جو باتیں آپکی رسالت کی روح رواں تھیں۔ رحمت۔ محبت۔ صلح و آشتی کے احکام اور یہ کہ لوگ مقاصد شریعت اختیار کریں۔ یعنے مغز کو چھوڑ کر پوست ہی پر قناعت نہ کریں۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام یہود کے لئے کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے بلکہ آپ ایسی تعلیم لائے تھے جو یہود کو دیرینہ جمود سے جس کی وجہ سے وہ شریعت موسوی کے ظواہر پر اڑے ہوئے تھے ہٹا کر مقاصد شریعت کے فہم کے قابل بنا سکے۔ اسی طرح جب آخری و دائمی شریعت یعنے اسلام کے نام لینے والے شریعت کے ظاہری الفاظ بلکہ ان لوگوں کے الفاظ پر جنہوں نے شریعت میں اپنی رائے پر کچھ لکھا جم جائینگے اور مقاصد شرعیہ پر پردہ پڑ جائے گا۔ پھر ویسی ہی اصلاح عیسوی کی ضرورت ہوگی جو لوگوں پر اسرار شریعت اور مقاصد دینی ظاہر کرے۔ اور یہ تمام باتیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔ پس جس وقت عالم فساد کے بعد لوگ قرآن مجید کی طرف رجوع کرینگے اور رسوم و ظواہر کو چھوڑ کر اصلاح باطن کے لئے اصل شریعت پر کاربند ہوں گے۔ گویا وہی نزول عیسےٰ کا زمانہ اور شریعت اسلام کے موافق آپکی حکومت کا وقت ہوگا۔ تم کلامہ

اس کے بعد لکھا ہے کہ اثنائے تفسیر میں استاذ الامام (علامہ شیخ محمد عبدہ) سے کسی نے پوچھا۔ احادیث رفع و نزول کی نسبت تو آپ نے یہ کہہ دیا۔ لیکن پھر دجال سے کیا مراد ہے؟ اور اس کا کیا مطلب کہ عیسےٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے۔

استاذ الامام نے جواب دیا کہ دجال امر ہے خرافات سے۔ اور خرافات اور برائیاں شریعت کے قائم ہونے اور اس کے اسرار و حکم کو سمجھنے اور اختیار کرنے سے نیست و نابود ہو جائیں گی۔ یہی قتل دجال ہے۔ اور چونکہ قرآن شریف شریعت کے حکم و اسرار کا سب سے بڑا ہادی ہے اور سنت اس کی مبین۔ اس لئے بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے اس سے زیادہ اور کوئی ضرورت نہیں۔ کہ وہ قرآن مجید اور سنت کی طرف رجوع کریں۔ واللّٰہ اعلم"

علامہ محمد عبدہ کی اس تفسیر پر غور کیجئے یہ تفسیر بعینہ وہی ہے۔ جو "جی ہواہ" وٹنس سوسائٹی کے پریذیڈنٹ نے اپنے طریقہ سے کی ہے۔ صرف فرق اتنا ہے۔ کہ علامہ موصوف نے آیہ قرآنی اور احادیث کو مد نظر رکھ کر یہ تفسیر فرمائی ہے ورنہ ان کا لب لباب یہی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا صعود اور نزول محض روحانی ہے نہ کہ جسمانی۔

اگر اس بات کو صحیح مان لیا جائے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول کا مطلب یہ ہے۔ کہ آخری زمانہ میں جب دائمی شریعت پر پردے پڑ جائیں گے تو صلاح عیسوی کی ضرورت ہوگی۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ "صلاح عیسوی" خود بخود ہو جائیگی

(باقی صفحہ ۵ پر)

عید اور جمعہ کا اجتماع

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دارالافتاء)

اسلام ایک ایسا دین ہے جس کے بنیادی اصول میں آسانی سہولت اور عدم حرج کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی اور سہولت چاہتا ہے۔ اس کا یہ منشاء نہیں کہ وہ تمہیں مشکل اور تنگی میں ڈالے۔ اسی اصل کے ماتحت اس کے تمام احکام آتے ہیں۔ اور جہاں بھی حرج یا تنگی کا امکان ہو وہاں حکم میں سہولت اور رخصت کی گنجائش رکھ دی گئی ہے۔

دیکھئے عید اور جمعہ اپنی اپنی جگہ دونوں اہم ہیں اور دونوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی اور مسرت کا دن قرار دیا ہے۔ اچھا لباس پہننا اور نہا دھو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے دور دور سے اکٹھے ہونا اور مختلف طریقوں سے مسرت وشادمانی شکر و امتنان اور تحدیث بالنعمۃ کا مظاہرہ کرنا دونوں کے مقاصد میں شامل ہے لیکن اگر کبھی عید اور جمعہ ایک دن اکٹھے آجائیں تو دونوں کے لئے بار بار کا لازمی اجتماع حرج اور تنگی کا موجب بھی بن سکتا ہے اسلئے دونوں کی مستقل اہمیت کے باوجود حرج سے بچنے کے لئے رعایت، سہولت اور رخصت کے پہلو کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل واقعات کا مطالعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

۱:- ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھے آگئے۔ آپ نے عید کی نماز پڑھی اور پھر فرمایا عید کی نماز جمعہ کا بدل ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے نہ آنا چاہے تو اسے اجازت ہے البتہ ہم (وقت پر) جمعہ پڑھیں گے۔

(ابوداؤد۔ مسند احمدؒ)

۲:- ایک بار عید اور جمعہ اکٹھے آگئے آپ نے عید کی نماز پڑھی اور جمعہ کے لئے آپ تشریف نہ لائے بلکہ عید کی نماز پر ہی اکتفا فرمائی۔

(کتاب المیزان للشعرانی صفحہ ۱۸۶ جلد ۱)

۳:- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مکہ میں برسر اقتدار تھے تو اس زمانہ میں ایک دفعہ عید اور جمعہ اکٹھے آگئے آپ نے صرف دو رکعتیں پڑھیں اسکے بعد نہ جمعہ پڑھا اور نہ ظہر کی نماز پڑھی بلکہ عصر کے وقت میں عصر کی نماز ادا کی حضرت ابن عباسؓ نے بھی ان کے اس طرز عمل کی تصدیق کی اور فرمایا یہی سنت ہے۔

(ابوداؤد)

۴:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر سے پہلے جمعہ ادا فرمایا کرتے اس کے بعد ہم زوال کے وقت اپنے اونٹوں کو آرام کرنے کے لئے لے جاتے۔ (مسلم و مسند احمد بحوالہ نیل الاوطار صفحہ ۲۵۹ جلد ۳)

ان واقعات کے پیش نظر حضرت علیؓ حضرت ابن زبیرؓ اور حضرت عطاؒ کا مسلک یہ تھا۔ کہ ایسی صورت میں عید کی نماز پڑھی جائے جمعہ یا ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

(بدایۃ المجتہد صفحہ ۱۶۲ جلد ۱)

امام احمدؒ کہتے ہیں کہ عید کی نماز کے بعد جمعہ کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ وقت پر ظہر کی نماز پڑھنی چاہیئے۔

(کتاب المیزان صفحہ ۱۸۶ جلد ۱)

اس بارہ میں ہمارا مسلک یہ ہے کہ اصولاً ان میں سے کسی روایت کے مطابق عمل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ اگر کوئی خاص مشکل نہ ہو تو عید کی نماز کے بعد اپنے وقت پر یعنی زوال کے بعد جمعہ کی نماز پڑھی جائے۔ البتہ جو لوگ دور سے آئے ہوں۔ وہ جمعہ کی نماز پڑھے بغیر واپس جا سکتے ہیں۔ اور انہیں پھر دوبارہ آنے کی ضرورت نہیں۔ مرکز میں کئی بار اسکے مطابق عمل ہوا۔ اسی طرح یہ بھی جائز ہے کہ عید کی نماز کے بعد جمعہ کی نماز نہ پڑھی جائے۔ اور صرف ظہر کی نماز پڑھ لی جائے۔ اس دفعہ مرکز میں اسی کے مطابق عمل ہوا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد سے یہ اعلان کیا گیا۔ کہ جمعہ کی نماز نہیں ہوگی البتہ ظہر کی نماز اپنے وقت پر پڑھی جائے گی۔

بعض جماعتوں کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انہوں نے عید اور جمعہ دونوں کی نماز پڑھی لیکن اکٹھے ایک ہی وقت میں یعنی زوال سے پہلے عید بھی پڑھی اور جمعہ بھی۔ لیکن یہ طریق درست نہیں کیونکہ جیسا کہ اوپر کی تصریح سے ظاہر ہے ضرورت کے پیش نظر عید کی نماز ہی جمعہ کی نماز کا بدل ہوتی ہے۔ اس لئے ساتھ ملا کر علیحدہ جمعہ کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی سابق میں ایسے طرز عمل کی کوئی مثال ملتی ہے۔ اس لئے یہ ایک نئی بدعت ہوگی جسکی شریعت میں اجازت نہیں٭

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خلافِ تقویٰ باتوں سے احتراز کرو!

تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد، زبان، اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے۔ کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا۔ حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔ مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیا دار نے دعوت کی۔ جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیا دار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے اور پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تین فقروں میں تو نے اپنے تینوں ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا۔ کہ تو اس امر کا اظہار کرے۔ کہ تو نے تین حج کئے ہیں۔ اس لئے خدا نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے۔ اور بے معنی بیہودہ بے موقع غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے۔

دیکھو اللہ تعالیٰ نے ایاک نعبد کی تعلیم دی ہے۔ اب ممکن تھا کہ انسان اپنی قوت پر بھروسہ کر لیتا! ور خدا سے دور ہو جاتا۔ اس لئے ساتھ ہی ایاک نستعین کی تعلیم دیدی۔ کہ یہ مت سمجھو کہ یہ عبادت جو میں کرتا ہوں۔ اپنی قوت اور طاقت سے کرتا ہوں ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے۔ کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اور پھر ایاک اعبد یا ایاک استعین نہیں کہا۔ اس لئے کہ اس میں نفس کے تقدم کی بو آتی تھی اور یہ تقویٰ کے خلاف ہے۔ تقویٰ والا کل انسانوں کو لیتا ہے۔ زبان سے ہی انسان تقویٰ سے دور چلا جاتا ہے۔ زبان سے تکبر کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آجاتی ہیں! ور اسی زبان کی وجہ سے پوشیدہ اعمال کو ریاکاری سے بدل لیتا ہے! ور زبان کا زیاں بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ناف کے نیچے کے عضو اور زبان کو شر سے بچاتا ہے اسکی بہشت کا ذمہ دار میں ہوں۔ حرام خوری اسقدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قول زُور اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے یہ سخت غلطی ہے۔ اگر کوئی ایسا سمجھے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اضطرار اً سؤر کھا لے۔ تو یہ امر دیگر ہے لیکن اگر وہ اپنی زبان سے خنزیر کا فتویٰ دیدے۔ تو وہ اسلام سے دور نکل جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال ٹھیراتا ہے۔ غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیاں خطرناک ہے۔ اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شناپ بولتے رہو٭

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۴۰۲ ، ۴۰۳)

ضرورت معلّم

جماعت احمدیہ گوکھووال چک ۲۷۶ ضلع لائلپور کو چھوٹے بچوں کی تعلیم و تدریس کے لئے ایک عمر رسیدہ معلم کی ضرورت ہے جو کہ قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید پڑھا سکے، دینی تعلیم بھی دے سکے۔ جماعت -/۴۰۰ روپے سالانہ ادا کرے گی کھانا وغیرہ کا انتظام معلم کو خود کرنا ہوگا۔ اسکے علاوہ اگر کوئی آمد معلم خود پیدا کر سکے تو اسے اجازت ہوگی۔

معرفت چوہدری فتح محمد سیال ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

مری تشریف لانیوالے احباب کو اطلاع

مری تشریف لانیوالے احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مری میں جماعت احمدیہ کی مسجد کلڈنہ میں خان بہادر دلاور خانصاحب کی اسٹیٹ میں واقع ہے۔ جہاں باقاعدہ نماز جمعہ کا انتظام ہے۔ دوست باقاعدہ تشریف لایا کریں۔ تبلیغی اور دوسری معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لائیں۔

محمد اشرف ناصر شاہد

مربی سلسلہ احمدیہ مکان ۲۴۰/۱۲ رام لال بلڈنگ متصل میونسپل پرائمری گرلز سکول کوہ مری۔

برادرم مصلح الدین احمد صاحب راجیکی کا ذکر خیر

اور شکریہ احباب

(مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی اے از قادیان -)

میرے برادر مولوی مصلح الدین احمد صاحب راجیکی مرحوم کی جوانامرگ پر ہندوستان اور پاکستان کے بہت سے احباب نے خاکسار سے بذریعہ خطوط اظہار تعزیت کر کے اپنی اخوت اور مودت کا ثبوت دیا ہے۔ اور مومنانہ شان کے ساتھ میرا دکھ بانٹنے کی کوشش فرمائی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء میں فرداً فرداً بذریعہ خطوط احباب کا شکریہ ادا کر رہا ہوں۔ اور ان سطور کے ذریعہ بھی سب احباب اور بزرگوں کا دلی طور پر شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو اپنی طرف سے بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

افسوس! یہ خاکسار باوجود بھائی صاحب کی شدید بیماری کی بروقت اطلاع ملنے کے ملکی اور قانونی مجبوریوں کی وجہ سے ان کے آخری وقت پر ربوہ حاضر ہو کر ان سے ملاقات نہ کر سکا۔ مرحوم مجھ سے آخری ملاقات کا ارمان دل میں لے کر اپنے مولائے حقیقی کے پاس پہنچ گئے۔ یہ دوکیں اب تک بھی حائل ہیں۔ اور میرے لئے جو کم از کم مرحوم کی قبر پر پہنچ کر ان کے آخری وقت پر نہ پہنچ سکنے کی تلافی دعاؤں کے ذریعہ کرنا ضروری ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے ضعیف اور صدمہ رسیدہ والدین سے مل کر افسوس کا اظہار کرنا تقاضائے وقت ہے۔ اس سے بھی قاصر ہوں۔ ہگوسہ

مرضی مولیٰ برہمہ اولیٰ

اس بات سے ایک گونہ تسلی اور خوشی ہے۔ کہ میرے والدین اور دوسرے عزیزان نے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت پورے صبر و رضا بقضا کا نمونہ دکھایا ہے۔ اور حضرت والد صاحب کے متعلق تو ایک دوست کے خط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جب ان کے پاس بعض احباب بھائی صاحب کی وفات پر اظہار ہمدردی کرنے کے لئے گئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ "جب کسی کا بچہ اپنے ماموں یا پھوپھی یا خالہ سے ملنے جاتا ہے۔ تو وہ خوشی اور فخر سے اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ میرا بیٹا اپنے عزیزوں کے پاس ملاقات کے لئے گیا ہے۔ تو اگر میرا بیٹا خدا تعالیٰ کے پاس چلا گیا ہے جو سب عزیزوں اور پیاروں سے بڑھ کر عزیز و پیارا ہے۔ اور اس کے احسانات اور فضلوں کی کوئی حد نہیں۔ تو مجھے کیا غم ہو سکتا ہے"۔

بھائی صاحب مرحوم رضؓ جب ربوہ سے باہر تھے۔ تو حضرت والد صاحب نے دو تین دفعہ مجھے لکھا کہ میری خواہش ہے کہ وہ اپنی زندگی کے بقیہ ایام ربوہ میں خدمت دین میں گزارے۔ اور ضعیف والدین کی دعا لے۔ خاکسار کی طرف سے بھائی صاحب کو حضرت والد صاحب کی اس خواہش کے پورا کرنے کی تحریک کی گئی۔ الحمد للہ کہ والد صاحب کی یہ آرزو پوری ہو گئی۔ اور بھائی صاحب ربوہ میں آ کر سلسلہ کے کام پر لگ گئے۔

اور جیسا کہ مجھے اطلاع ملی ہے وفات کے قریب حضرت والد صاحب کو ان کے لئے خاص طور پر دعا کرنے اور صدقات و خیرات دینے کا موقعہ مل گیا۔ اور ان کی روح خوشی اور آرام سے اپنے مالک حقیقی سے جا ملی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے سے ان کے انجام بخیر کی تصدیق ہو گئی۔

خاکسار نے بھائی صاحب مرحوم کی وفات سے کچھ عرصہ قبل خواب میں دیکھا تھا کہ میرا ایک دانت ٹوٹ گیا ہے۔ اور چونکہ خواب میں دانت ٹوٹنے کی تعبیر کسی عزیز کی وفات ہوتی ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر مجھے ان کی علالت اور اس خواب کی وجہ سے انکے متعلق غم اور خدشہ تھا۔ ان کی وفات سے چند دن پہلے صبح کی اذان کے وقت جب میں بیدار ہوا۔ تو بیداری کی حالت میں مجھے زور سے آواز آئی کہ "اچھا چلیے" (یعنی اچھا چلتے ہیں) یہ پنجابی جملہ تھا۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ گویا کوئی شخص رخصت ہونے کی اطلاع دے رہا ہے۔ بہر حال جو خدا تعالیٰ کی تقدیر تھی وہ پوری ہوئی۔ اور ہم اس محسن اور پیارے خدا کی رضا پر راضی ہیں۔

برادرم مصلح الدین صاحب مرحوم رضؓ میں بہت سی صلاحیتیں تھیں۔ جو افسوس ہے کہ ان کی تنہائی پسندی اور پھر جواں مرگی کی وجہ سے پورے طور پر منصۂ شہود پر نہ آ سکیں اور ان کی ساری زندگی درویشانہ رنگ میں بغیر نام و نمود کے گزر گئی۔

ان کی پیدائش سے پہلے حضرت والد صاحب کو ان کی پیدائش کے متعلق بشارت ملی تھی۔ بلکہ ان کا نام "مصلح الدین احمد" بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے والد صاحب کو الہاماً بتایا گیا تھا۔ مرحوم بھائی کے دردناک حالات زندگی اور پھر لمبی بیماری کے بعد ان کی وفات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل حدیث میرے ذہن میں آتی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا سبقت لہ من اللہ منزلۃ لم یبلغھا بعملہ ابتلاہ فی جسدہ او فی مالہ او فی ولدہ ثم صبرہ علی ذالک حتی یبلغہ المنزلۃ التی سبقت لہ من اللہ (مشکوۃ المصابیح)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ اس مقام پر جو خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کے لئے مقدر ہو چکا ہے اپنے عمل سے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ تعالیٰ اس کو جسم مال یا اولاد کے دکھ میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کو صبر کی توفیق بخشتا ہے اور اس طرح اس کو اس مقام پر فائز کر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے لئے پہلے مقرر ہے۔

خاکسار جب اس حدیث کے مضمون پر اور بھائی صاحب مرحوم کے حالات زندگی ان کی لمبی بیماری اور صبر و رضا سے تکالیف کو برداشت کرنے اور انجام بخیر ہونے پر غور کرتا ہے تو یہی بات ذہن میں آتی ہے کہ بھائی صاحب مرحوم کی بہت سی صلاحیتیں اگرچہ بعض حالات کے باعث عملی رنگ میں ظاہر نہیں ہو سکیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دکھ۔ درد اور لمبی بیماری میں مبتلا کر کے ان کی روح کو اپنی رحمت خاص سے نوازا اور ان کا خاتمہ بالخیر فرمایا فالحمد للہ رب العٰلمین۔

حضرت والد صاحب کی زندگی کا اکثر حصہ بفضلہ تعالیٰ تبلیغی اغراض کے ماتحت گھر سے باہر گزرا ہے۔ بڑے بھائی اقبال احمد صاحب (اللہ تعالیٰ ان کی صحت و عمر میں برکت دے آمین) میٹرک پاس کرنے کے بعد زراعتی کالج لائلپور میں داخل ہو گئے اور بعد میں سالہا سال تک بیمار رہے اور دوسرے بھائی چھوٹے تھے اس لئے والد صاحب کی غیر حاضری میں برادرم مصلح الدین صاحب ہی گھر کے کاموں کی انجام دہی میں محترمہ والدہ ماجدہ کا ہاتھ بٹاتے رہے اور اس طرح گویا والد صاحب کے تبلیغی جہاد میں ان کو بھی ثواب ملتا رہا۔ برادرم مرحوم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تحریک پر تین سال وقف میں بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت دہلی میں "سپیک یونانی دواخانہ" میں خدمت بجا لاتے رہے۔ جب حضور نے یہ تحریک فرمائی کہ وقف عارضی تبلیغ کے لئے باہر نکلیں تو برادرم مرحوم پا پیادہ تبلیغ کے لئے نکل پڑے اور قادیان سے سہارنپور تک پیدل سفر کر کے تبلیغی فرائض ادا کئے۔ اسی طرح جب سال میں ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کرنے کی تحریک ہوئی تو بھائی صاحب نے اس تحریک کے ماتحت بھی کئی سال تک ایک ایک ماہ وقف کیا۔ اور مکیریاں کے تبلیغی مرکز میں خدمت بجا لاتے رہے۔

مرکزی دفاتر اور اداروں میں سے برادرم مرحوم نے جامعہ نصرت قادیان۔ دفتر وصیت، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری اور دفتر امور عامہ میں متفرق اوقات میں خدمت سلسلہ سرانجام دی۔ خدا تعالیٰ نے ان کو وصیت کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے حسن خاتمہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ ربوہ میں ان کا جنازہ ہزارہا مومنین نے پڑھا۔ اور قادیان میں بھی درویشان نے جنازہ غائب پڑھا۔ (باقی)

دعائے مغفرت

میری والدہ صغریٰ بیگم صاحبہ زوجہ محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی چیف انسپکٹر لائلپور مورخہ ۱۷/۴/۵۹ بروز جمعہ صبح ۱۰ بجے اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ سے التماس ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

مقصود احمد شمیم موضع ٹھکرا ہے ڈاکخانہ خاص براستہ بیگووالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

پتہ مطلوب ہے

منشی شعبان صاحب اکونٹنٹ جو کہ ناصر آباد میں رہ چکے ہیں ان کے ایڈریس کی ضرورت ہے اگر کسی کو معلوم ہو تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیویں ان سے ایک ضروری کام درپیش ہے

مولوی کرم الٰہی ولد مولوی رحمت علی صاحب ناصر آباد اسٹیٹ سندھ

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشنز کے عہدیداروں کی خدمت میں

مختلف شہروں میں انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشنز قائم ہو چکی ہیں۔ عہدیداروں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ خاکسار کو اپنے پتوں سے مطلع فرمائیں تا کہ باہم رابطہ قائم کیا جا سکے

خاکسار چوہدری محمد حجازی

صدر

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور

نماز کی اہمیت

از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل

قرآن کریم میں ہے کہ قیامت کے دن فرشتے کچھ لوگوں کو پکڑ کر جہنم کی طرف لیجائینگے اور ان سے سوال کریں گے۔ ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین۔ کہ اے لوگو کونسی خلاف ورزی تمہیں جہنم کی طرف لے جا رہی ہے۔ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازیں نہیں پڑھتے تھے۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے متعلق ہی سوال و جواب ہوگا۔ اور کسی شاعر نے فارسی میں اس کا یوں ترجمہ کیا ہے۔ ؎

روز محشر کہ جان گداز بود
اولین پرسش نماز بود

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس آکر ایک قوم اسلام لائی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرمائی جائے۔ کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے۔ تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ دیکھو جب نماز نہیں تو اور ہے ہی کیا۔ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ جو شخص نماز میں سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا۔ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا یہ تو دین ہرگز نہیں۔ یہ سیرۃ کفار ہے۔ بلکہ جو دم غافل وہ دم کافر" والی بات بالکل درست اور صحیح ہے"۔ (الحکم ۱۹۰۳ء)

قرآن کریم اور حدیث شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بیان سے نماز کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ فاذا اطمانَنتم فاقیموا الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا (نساء پ۵) کہ اے لوگو جب تم مطمئن ہو جاؤ۔ تو نماز کو سنوار کر پڑھو یعنی جنگ اور خطرہ کی حالت کی طرح جلدی جلدی نہیں۔ نماز مومنوں پر یقیناً ایک مؤقت فرض ہے (تفسیر صغیر ص۱۹۵)

بعض لوگ خدا کے حکم کی تعمیل تو کرتے ہیں۔ اور نماز پڑھتے ہیں۔ مگر خدا کی فرمودہ دونو باتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں (۱) نہ تو وقت مقررہ کا خیال کرتے ہیں اور (۲) نہ سنوار کر پڑھتے ہیں۔ مثلاً عصر کی نماز ہے۔ تو اپنے کام کی مصروفیت میں وقت گذارتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں۔ کہ سورج کی دھوپ زرد پڑنے لگتی ہے۔ اور جو منافق کی نماز کا وقت ہوتا ہے۔ تو وہ نماز کے لئے اٹھتے ہیں اور وضو کر کے جلد جلد نماز پڑھ لیتے ہیں۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ فینقر اربع نقرات مثل الدیک۔ تو وہ شخص مرغ کی چار چونچیں مارنے کی طرح چونچیں مارتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ میں نے خدا کا فرض ادا کر دیا ہے۔ حالانکہ خدا نے نماز وقت مقررہ پر اور سنوار کر پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلعم ایک دفعہ نماز کے بعد صحابہ کے ساتھ مسجد نبوی میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص آیا۔ اور جلد جلد نماز پڑھ کر آنحضرت کی مجلس میں آکر بیٹھ گیا۔ حضور نے اسے فرمایا۔ ارجع فصل فانک لم تصل کہ اے شخص لوٹ جاؤ اور جا کر نماز پڑھو۔ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے جا کر پھر نماز پڑھی اور آکر مجلس میں بیٹھ گیا۔ تو آنحضرت نے پھر فرمایا۔ ارجع فصل فانک لم تصل۔ کہ جاؤ جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ راوی کہتا ہے تین چار مرتبہ ایسا ہوا۔ تو اس نے کہا۔ یا رسول اللہ مجھے تو ایسی ہی نماز آتی ہے۔ اس پر آنجناب نے نصیحت کے طور پر فرمایا۔ کہ جب تو نماز پڑھے تو آہستہ آہستہ اور سنوار کر نماز ادا کر۔ اور یہ نماز جو جلدی جلدی پڑھتا ہے۔ یہ نماز نہیں ہے۔ اور خدا کے ہاں قبول مقبول نہیں۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آنحضرت کس قسم کی نماز کو پسند فرماتے تھے۔

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت کرنے کے بعد عرض کیا کہ حضور اپنی زبان مبارک سے کوئی وظیفہ بتائیں۔ فرمایا:۔

نماز دل کو سنوار کر پڑھو۔ کیونکہ
ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے
اور اس میں ساری لذات اور
خزانے بھرے ہوتے ہیں۔

(الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

پس نماز کو سنوار کر پڑھنا اور آہستہ آہستہ ادا کرنا سچے مومن کا کام ہے۔ اور اس طریق سے انسان پاک و صاف ہو سکتا ہے۔ اور نجات حاصل کر سکتا ہے۔

۳۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ اور کمزوری بہت ہو رہی ہے۔ احباب کرام و درویشان قادیان ان کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(منیر احمد کاتب ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں۔

طلوع الشمس من مغربہا کا ایک اور نظارہ

دیار مغرب میں خدا تعالےٰ کے ایک اور گھر کی تعمیر

(از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ)

اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضل و احسان کی بارش جس رنگ میں جماعت احمدیہ پر برسا رہا ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد ہمایونی میں پیغام اسلام اکناف عالم میں پہنچانے کی سعادت جس طرح احمدیوں کو نصیب ہو رہی ہے۔ وہ احباب سے مخفی نہیں۔ اشاعت دین اور تبلیغ اسلام کے ساتھ اللہ اکبر کی آواز بلند کرنے اور صدائے توحید سے فضائے عالم کو معمور کرنے کے لئے اس وقت تک انگلستان، ہالینڈ، ہیمبرگ (جرمنی) امریکہ، انڈونیشیا۔ ملایا، غانا (گولڈ کوسٹ) نائجیریا، سیرالیون۔ سیلون، بورنیو، فری ٹاؤن۔ ممباسہ، کسمو، دار السلام میں مساجد بن چکی ہیں۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے سرزمین جرمنی کے ایک اور اہم شہر فرینکفورٹ میں اللہ تعالےٰ کے گھر کی بنیاد رکھی جانے والی ہے۔ حکومت کی طرف سے اجازت ملتے ہی اخراجات کے لئے ایک کثیر رقم بھجوانے کی ضرورت ہوگی۔ مخلص احباب کو حصول ثواب کا ایک اور نادر موقعہ میسر آ رہا ہے۔ میں احباب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس ثواب کے موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے جلد سے جلد اپنے وعدے وکالت مال تحریک جدید کو بھجوا دیں۔ جیسا کہ ہیمبرگ کی مسجد میں ان خوش نصیب دوستوں کے نام کندہ ہیں۔ جنہوں نے اس کی تعمیر کے لئے ڈیڑھ صد یا اس سے زائد رقم ادا کی تھی۔ اسی طرح اس مسجد کی تعمیر کے لئے بھی جو دوست اسی قدر رقم یعنی ڈیڑھ صد روپے یا اس سے زائد ادا کریں گے۔ ان کے نام مسجد کی دیوار پر کندہ کرا دئے جائیں گے۔ تا ان کی قربانی کی یاد رہے۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں ان کے لئے دعائے خیر کر سکیں۔ اس سے کم رقم کے وعدے بھی شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے۔ میں خود سب سے پہلے اس مبارک کام کے لئے لبیک کہتے ہوئے اپنی والدہ مرحومہ سیدہ ام ناصر احمد رضی اللہ عنہا کی طرف سے ڈیڑھ صد روپے کی رقم پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار مرزا مبارک احمد وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ)

ولادت

۱۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و رحم سے تین لڑکیوں کے بعد بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب اس کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

(محمد شریف احمدی ولد حاجی سلطان احمد صاحب)

۲۔ مکرم مسعود احمد صاحب ہاشمی کویت کے ہاں اللہ تعالےٰ نے ۱۲-۱ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے "مولود احمد" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت نومولود کی صحت و تندرستی عمر درازی و خادم دین بننے کے لئے دعا فرما دیں۔ مکرمی ہاشمی صاحب نے اس خوشی میں -/-/۲۵ بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ

(مینیجر الفضل)

۳۔ خدا تعالےٰ نے مجھے دوسرا فرزند عطا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ نے شاہد مسعود تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرما دیں۔ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ (مسعود احمد لوکو شیڈ کوئٹہ)

درخواست دُعا

خاکسار کے بھتیجے عزیز عبد السلام بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی (مشرقی افریقہ) کو احباب کی دعاؤں سے بفضل تعالےٰ پہلے سے تو آرام ہے اور اب ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر واپس آ گئے ہیں۔ لیکن ابھی کمزوری بے حد ہے۔ لہٰذا احباب جماعت کی خدمت میں مزید دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے عزیز کو کامل صحت و توانائی بخشے۔ نیز ان کی اہلیہ اور ان کے داماد بھی مدت سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار قاضی محمد عبد اللہ بھٹی (ربوہ)

۲۔ بندہ کی والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اور دن بدن حالت ان کی زیادہ خراب ہو رہی ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (رحمت اللہ ربوہ)

تازہ فہرست امدادی رقوم موصولہ دفتر حفاظت مرکز ربوہ

(از مؤرخہ ۲۸/۳/۵۹ تا مؤرخہ ۳۱/۳/۵۹ء)

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ذیل میں ان رقوم کی فہرست درج کی جاتی ہے جو سابقہ اعلان کے بعد دفتر ہذا میں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان رقوم کو قبول فرمائے۔ اور معطی صاحبان کو حسنات دارین سے نوازے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ دفتر حفاظت مرکز۔ ربوہ۔ ۴/۵۸ ۱۹

(۱) بیگم صاحبہ سردار بشیر احمد صاحب ایس ڈی او لاہور (صدقہ) ۵—۰—۰
(۲) " " " (فطرانہ) ۸—۰—۰
(۳) " " " (عید فنڈ) ۲—۰—۰
(۴) ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب راجگا کراچی بجانب دختر خود ثریا طاہرہ صاحبہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۲۰—۰—۰
(۵) چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نارائن گنج مشرقی پاکستان۔ (صدقہ عام) ۵۰—۰—۰
(۶) عبد الغنی صاحب قریشی اقبال روڈ لاہور (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۱۰۰—۰—۰
(۷) بشریٰ خاتون صاحبہ مذدیہ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا " ۱۰—۰—۰
(۸) شیخ محمد شفیع صاحب " " " ۲—۰—۰
(۹) ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا خود " ۲—۰—۰
(۱۰) چوہدری نصیر الدین احمد صاحب فائلدآباد بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب ربوہ " ۹—۰—۰
(۱۱) مرزا برکت علی صاحب ربوہ۔ (فدیہ رمضان) ۱۵—۰—۰
(۱۲) چوہدری عبد السمیع صاحب کراچی (صدقہ عام) ۵—۰—۰
(۱۳) اہلیہ قاضی عبد الحمید صاحب منیجر باٹا شو کمپنی اوکاڑہ بذریعہ ملک سعادت احمد صاحب ربوہ (فدیہ رمضان) ۲۰—۰—۰
(۱۴) والدہ صاحبہ بشیر احمد صاحب ویمس مردان حال ربوہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵—۰—۰
(۱۵) ڈاکٹر غلام حیدر صاحب لاہور۔ " ۲۰—۰—۰
(۱۶) زیب النساء بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد سعید صاحب دسوہہ ضلع لائلپور (فدیہ رمضان) ۱۰—۰—۰
(۱۷) " " (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵—۰—۰
(۱۸) " " (فطرانہ) ۳—۸—۰
(۱۹) عظیم بی بی صاحبہ والدہ قاضی محمود الحسن صاحب آف فیض اللہ چک حال منٹگمری۔ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵—۰—۰
(۲۰) حکیم علی احمد صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ " ۵—۰—۰
(۲۱) اہلیہ صاحبہ عبد الوحید صاحب براچہ ملتان۔ (صدقہ عام) ۱۰۰—۰—۰
(۲۲) " " (فدیہ رمضان) ۵۰—۰—۰
(۲۳) بیگم صاحبہ ظفر اقبال صاحب قریشی وحدت کالونی لاہور " ۲۰—۰—۰
(۲۴) عبد الکریم صاحب چک ۳۹/۱۱ منٹگمری (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۲—۸—۰
(۲۵) عبد الکریم صاحب چک ۲۹/۱۱ منٹگمری (صدقہ عام) ۲—۸—۰
(۲۶) ڈاکٹر غلام علی خانصاحب نئی منڈی گجرات " ۵—۰—۰
(۲۷) " " (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۲۰—۰—۰
(۲۸) اہلیہ صاحبہ مرحوم سید محمد حسین شاہ صاحب معرفت ڈاکٹر محمود جاہ صاحب راولپنڈی " ۴—۰—۰
(۲۹) شیخ جمیل احمد صاحب رشید آف جمیل جی برادرز ملتان " ۲۰—۰—۰
(۳۰) بیگم صاحبہ مدبر شمس رحمانی صاحب مارٹن روڈ کراچی (فدیہ رمضان) ۱۵—۰—۰
(۳۱) " (صدقہ) ۱—۰—۰
(۳۲) فرحت سلطانہ صاحبہ دختر ثناء اللہ خانصاحب ایم اے گلبرگ لاہور (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۱۰—۰—۰
(۳۳) چوہدری فضل کریم خانصاحب گجرات " ۵—۰—۰
(۳۴) " بجانب اہلیہ مرحومہ خود " ۵—۰—۰
(۳۵) محمودہ بیگم سعدی صاحبہ معرفت فلپس کمپنی چٹاگانگ (فدیہ رمضان) ۲۰—۰—۰
(۳۶) ڈاکٹر نور الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدوملہی ایک خاتون کی طرف سے (") ۱۵—۰—۰
(۳۷) ملک غلام فرید صاحب ایم اے لاہور بذریعہ صوفی غلام محمد صاحب بی ایس سی ربوہ " ۳۰—۰—۰
(۳۸) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۱۰
(۳۹) اہلیہ صاحبہ بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر ربوہ (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۵—۰—۰
(۴۰) شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انباوی منڈی مرید کے " ۵—۰—۰
(۴۱) ملک صاحب خان صاحب نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر سرگودھا۔ " ۲۰—۰—۰
(۴۲) مرزا محمد خورشید صاحب زراعتی کالج ٹنڈو جام۔ " ۱۰—۰—۰
(۴۳) بیگم ڈاکٹر محمد علی خان صاحب افریقی مرحوم کراچی صدر (فدیہ رمضان) ۳۰—۰—۰
(۴۴) " " " (امداد برائے رشتہ داران درویشان) ۲۰—۰—۰
(۴۵) چوہدری محمد رفیق صاحب اسلم کراچی مع بیگم صاحبہ (فدیہ رمضان) ۱۰۰—۰—۰
(۴۶) سید سعید احمد صاحب وار برٹن ضلع شیخوپورہ (صدقہ) ۲۵—۰—۰
(۴۷) کیپٹن سید سعید احمد صاحب پشاور صدر " ۵—۰—۰
(۴۸) ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب پنشنر دار الرحمت غربی ربوہ (فدیہ رمضان) ۵—۰—۰

مسجد فرینکفورٹ کے لئے احباب کے وعدے اور نقد ادائیگی

۲۴ اپریل بروز جمعہ سب جماعتوں میں یہ تحریک پڑھ کر سنائی جائے

مسجد فرینکفورٹ کی تحریک کو جو مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے فرمائی ہے شائع ہوئے ابھی چند روز ہی ہوئے ہیں کہ الحمد للہ! اب تک مبلغ ۸۵۵۰ روپے کے وعدے دفتر میں آ چکے ہیں۔ ہمارے پیارے واجب الاطاعت امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے (بعض امور کے تابع) اس تحریک میں مبلغ ۶۶۰۰ روپے کا گرانقدر عطیہ فرما کر جماعت کے لئے عملی نمونہ قائم فرمایا ہے۔ امید ہے مخلصین جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقلید میں اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ احباب کی طرف سے وعدہ جات کی فوری اطلاع اور جہاں تک ہو سکے جلد ادائیگی ضروری ہے۔ تا حکومت کی طرف سے رقم بھجوانے کی اجازت ملتے ہی مزید التوا نہ ہو۔

نیز جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مؤرخہ ۲۴ اپریل بروز جمعہ سب جماعتوں میں خطبہ جمعہ میں اس مبارک تحریک کی طرف دوستوں کو توجہ دلا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ موصولہ وعدوں کی فہرست درج ذیل ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۶۶۰۰/- روپے
(۲) سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ بجانب حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ۱۵۰/- روپے
(۳) صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ ۱۵۰/- روپے
(۴) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بجانب حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ رضی اللہ عنہا۔ ۱۵۰/- روپے
(۵) مکرم شیخ عبد الواحد صاحب سابق مبلغ ایران بجانب والد شیخ عبد الحق صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ۱۵۰/- روپے
(۶) شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور بجانب والد شیخ مشتاق احمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ۱۵۰/- نقد ادا شدہ
(۷) " " " " شیخ محمد محسن صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ۱۵۰/- "
(۸) مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت بجانب ہمشیرہ رحمت بی بی صاحبہ مرحومہ ۱۵۰/- روپے
(۹) مکرم امیر عالم صاحب کوٹلی آزاد کشمیر ۱۵۰/- روپے
(۱۰) چوہدری حاتم علی صاحب ولد نبی بخش صاحب چک ۹۸ ج ب سرگودھا۔ ۱۵۰/- نقد ادا شدہ
(۱۱) خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔ ۱۵۰/- روپے
(۱۲) ڈاکٹر حاجی عبد الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سنکانہ ۱۵۰/- روپے
(۱۳) مولوی عزیز الرحمٰن صاحب۔ مولوی فاضل منگلہ ۱۵۰/- روپے
(۱۴) میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی لاہور ۱۵۰/- روپے

میزان ۸۵۵۰ روپے

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ چار پانچ سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب کرام صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

برکت علی اکونٹنٹ دفتر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری دفتر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

نمبر ۱۳۲۲۵ — فاطمہ زوجہ مولوی عبدالواحد صاحب درویش قادیان

قوم احمدی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱؍۵؍۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ جو بذمہ خاوند مکرم مولوی عبدالواحد صاحب واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ قریباً ڈیڑھ اشرفی زیور طلائی جس کی قیمت اندازاً ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کل رقم مبلغ چار سو روپیہ کی ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور آمد یا جائیداد ہوئی تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتی رہوں گی۔ نیز اس پر بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ اسی طرح اگر میں کوئی اور جائیداد غیر منقولہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت ۱/۸ حصہ کی حاوی ہوگی

نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

اگر کوئی رقم بحصہ جائیداد کے حساب میں ادا کر کے رسید خزانہ حاصل کروں گی تو یہ رقم اس میں سے منہا کر دی جائے گی۔ تحریر محمود قریشی

محمد شفیع عابد موصی ۹۲۹۲

الامۃ فاطمہ بقلم خود۔

گواہ شد:- فخر الدین مالاباری بقلم خود وصیت نمبر ۲۶۵۳ ۱۱؍۵؍۵۸ - گواہ شد:- عبدالواحد بقلم خود خاوند موصیہ وصیت ۱۲۴۲

نمبر ۱۳۲۲۶ — صغریٰ بیگم زوجہ دین محمد ننگلی قوم

ورائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵؍۱؍۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ پانصد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے اور زیور کلپ طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ایک سو دس روپے۔ زیور نقرئی چھیاں وزنی ۷ تولہ قیمتی مبلغ بارہ روپے پچیس نئے پیسے۔ کل جائیداد مبلغ ۲۵ نئے پیسے ۶۲۲/- روپے کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ...

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر کے رسید حاصل کروں تو وہ روپیہ حصہ جائیداد سے منہا کر دیا جائے گا۔

اگر میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور میرے ورثا کو اس میں کسی قسم کی کمی بیشی کا حق نہیں ہوگا۔ الامۃ:- صغریٰ بیگم

گواہ شد:- دین محمد وصیت ۱۱۶۳۰

گواہ شد:- محمد ابراہیم ٹیلر وصیت ۱۰۸۵۳

نمبر ۱۳۲۰۶ — صابرہ بی بی زوجہ نذیر احمد صاحب شاد

قوم چندڑ۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۵ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ صوبہ مشرقی پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴؍۱۱؍۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے بالیاں طلائی وزنی ۱½ تولہ قیمتی ۱۵۰/- روپے کڑے نقرئی وزنی ۳۲ تولہ قیمتی ۵۶/- روپیہ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۲/- روپے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں اور نہ ہی ماہوار یا سالانہ کوئی آمد ہے۔ میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اگر زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ بصورت دیگر جو بھی جائیداد میری وفات کے وقت منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اللہ تعالیٰ مجھے وصیت پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الامۃ:- نشان انگوٹھا صابرہ بی بی۔

گواہ شد:- صوفی علی محمد درویش قادیان موصی ۶۲۵۴۔

گواہ شد:- نذیر احمد شاد خاوند موصیہ۔ قادیان ۱۴؍۱۱؍۵۷

بولیویا میں بغاوت کی کوشش ناکام بنا دی گئی

دارالحکومت لاپاز میں لڑائی کے بعد حالات پرسکون ہو گئے

نیویارک ۲۱؍اپریل۔ کل بولیویا کے دارالحکومت لاپاز میں حکومت کے خلاف بغاوت پھوٹ پڑی۔ لیکن بعد ازاں حکومت نے دعوے کیا کہ صورت حال پر قابو پا لیا گیا ہے۔ اور بغاوت کچل دی گئی۔

حکومت کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ نیشنلسٹ سوشلسٹوں کے ایک گروہ نے دارالحکومت کی سرکاری عمارت پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن انہیں گولہ باری کر کے پسپا کر دیا گیا۔ حملہ آوروں نے بھی فائرنگ کی لاپاز کے گلی کوچوں میں صبح کے وقت فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور دوپہر کو خاموشی طاری ہوئی۔

بولیویا کے سرکاری ذرائع کا کہنا ہے۔ کہ بغاوت کو فرو کرنے کے لئے مسلح ملیشیا سے کام لیا گیا۔ اور فوج کی مداخلت کی نوبت نہیں آئی۔

بہار میں فرقہ دارانہ فساد کے تین ہلاک اور زخمی

کلکتہ ۲۱؍اپریل۔ شمالی بہار ستیاڈھی سب ڈویژن کے گاؤں اکھٹا کی اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ وہاں فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے چار اشخاص مجروح ہوئے۔ اطلاع ملی ہے کہ دو مشتعل مسلح ہجوم ایک دوسرے پر حملے کر رہے تھے اور منتشر ہونے سے متعلق پولیس کے احکام کی خلاف ورزی کر رہے تھے۔ آخر کار پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ یاد رہے۔ ستیاڈھی میں جمعہ کو جو فساد ہوا تھا۔ اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد چودہ تک پہنچ چکی ہے۔ کیونکہ مجروحین میں سے پانچ بعد میں جان بحق ہو گئے ہیں۔ ستیاڈھی میں ابھی تک کرفیو نافذ ہے۔ اور پولیس گلیوں اور بازاروں میں گشت کر رہی ہے۔

لاہور کیلئے سمندر کی تازہ مچھلی

کراچی ۲۰ اپریل آج مسٹر حفیظ الرحمن وزیر خوراک پاکستان نے کراچی اور لاہور کے درمیان پی آئی اے کی مچھلی بھیجنے کی سروس کا افتتاح کیا۔ انہوں نے خاص قسم کے بنے ہوئے ڈبے میں ایک سو چالیس پونڈ سمندری مچھلی ڈلوائی۔ جسے آج ایک طیارے کے ذریعے لاہور بھیجا گیا۔ آپ نے اس موقع پر مختصر سی تقریر میں کہا کہ اس سروس کے افتتاح کی وجہ سے لاہور کے عوام بھی سمندر کی تازہ مچھلی کا لطف اٹھا سکیں گے آپ نے امید ظاہر کی کہ کراچی سے راولپنڈی اور پشاور تک بھی مچھلی بھیجنے کا بندوبست کیا جائے گا۔

پی آئی اے کے کمرشل منیجر مسٹر مرزا نے بتایا کہ عنقریب مشرقی پاکستان سے مرغی کا گوشت کراچی پہنچانے کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ پی آئی اے نے جلد خراب ہو جانے والی اشیا کی حمل و نقل کا کرایہ گھٹا دیا ہے تاکہ اس قسم کی چیزیں جلد پہنچائی جا سکیں۔

صوبائی نظم و نسق کے کمیشن کی رپورٹ

لاہور ۲۱؍اپریل۔ مسٹر اختر حسین گورنر مغربی پاکستان ڈھاکہ سے کل لاہور واپس پہنچ گئے۔ وہ صوبائی نظم و نسق سے متعلق کمیشن کے اجلاس کی صدارت کرنے کے لئے ڈھاکہ گئے تھے کمیشن کے رکن مسٹر ایم ایم احمد ان کے ہمراہ تھے۔ مسٹر اختر حسین نے ڈھاکہ سے عازم لاہور ہوتے وقت اخبار نویسوں کو بتایا کہ کمیشن نے اپنا سوالنامہ قریب قریب مکمل کر لیا ہے۔ اسے عنقریب شائع کر دیا جائے گا آپ نے کہا کہ کمیشن ستمبر میں اپنی رپورٹ پیش کر دیگا آپ نے کہا کہ میں نے ڈھاکہ میں گورنر سے طویل ملاقاتیں کیں تاکہ میں یہ معلوم کر سکوں کہ زمینوں کو سرکاری ملکیت میں لینے کے قانون پر کس طرح عمل کیا جا رہا ہے۔

سپاہی کا سب سے بڑا فرض

راولپنڈی ۲۱؍اپریل۔ بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ پاکستانی فوج کا سب سے اہم کام یہ ہے کہ وہ ملک کی آزادی اور سالمیت کی حفاظت کرے۔ کمانڈر انچیف کل مغربی پاکستان میں کسی جگہ پرو جنیز ہارس کی صد سالہ پریڈ کی سلامی لے رہے تھے۔ جو پاکستان کا مشہور رسالہ ہے۔ جنرل محمد موسیٰ نے کہا کہ سپاہی کا مقدس فرض یہ ہے کہ وہ ملک کے دفاع کے لئے ہر وقت چوکس رہے۔ اس موقع پر پاکستانی فوج کے بڑے بڑے افسر موجود تھے۔ جن میں لیفٹیننٹ جنرل حبیب اللہ خان چیف آف سٹاف، لیفٹیننٹ جنرل ایم آئی احمد اور میجر جنرل الطاف قادر بھی شامل تھے۔ میجر جنرل سرفراز خان نے وہاں پہنچنے پر کمانڈر انچیف کا استقبال کیا۔

بھارت کی مشرقی سرحد فوج کے حوالے

نئی دہلی ۲۱ اپریل پنڈت نہرو نے راجیہ سبھا میں بتایا کہ بھارت کی مشرقی سرحد حالیہ جھڑپوں کی وجہ سے فوج کی قطعی نگرانی میں دے دی گئی ہے اب پولیس بھی فوج کی نگرانی میں کام کرے گی

انڈونیشی اخبارات پر پابندیاں ختم

جکارتا ۲۱ اپریل انڈونیشیا کی جنگی کونسل نے پچھلے ہفتے متعدد اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں پر پابندیاں عائد کی تھیں۔ اطلاع ملی ہے کہ اب یہ پابندیاں ختم کر دی گئی ہیں چنانچہ کل سے ان اخبارات اور ایجنسیوں نے پھر کام شروع کر دیا ہے۔

شہری متروکہ املاک کو نیلام کرنے کے تین مرحلے مقرر کر دئے گئے

مغربی پاکستان کے چیف سیٹلمنٹ کمشنر مسٹر ہاشم رضا کا بیان

کراچی ۲۲ اپریل۔ مسٹر ہاشم رضا چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مغربی پاکستان میں شہری متروکہ املاک کو نیلام کرنے کے تین مرحلے مقرر کئے گئے ہیں۔ پہلا مرحلہ پندرہ مئی سے شروع ہو جائے گا۔ اور اس میں ایسی فیکٹریوں کو نیلام کیا جائے گا۔ جو بیکار پڑی ہیں۔ ان کے نیلام کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ مہاجرین انہیں جلد چالو کر لیں۔

دوسرے مرحلے میں موسمی فیکٹریاں بطور مثال کپاس بیلنے کی فیکٹریاں اور چاول چھڑنے کی فیکٹریاں وغیرہ نیلام کی جائیں گی۔ تاکہ ان کا موسم شروع ہونے سے پیشتر انہیں فروخت کیا جا سکے۔ تیسرے مرحلے میں باقی ماندہ ساری متروکہ شہری املاک نیلام کر دی جائیں گی۔ مسٹر ہاشم رضا نے کہا کہ جو عمارتیں بہت بڑی ہیں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر مہینے زیادہ سے زیادہ پانچ چھ عمارتیں نیلام کی جائیں تاکہ قیمتوں میں دفعتاً کمی نہ ہونے پائے۔ آپ نے کہا کہ نیلام کے فرائض انجام دینے کے لئے تین پارٹیاں قائم کی جائیں گی۔ ان میں سے ایک لاہور، دوسری حیدرآباد اور تیسری ملتان کے لئے مقرر کی جائے گی۔

چار سو تئیس رجسٹرڈ فیکٹریاں

چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے انکشاف کیا ہے کہ مغربی پاکستان میں چار سو تئیس رجسٹرڈ فیکٹریاں ہیں اس صوبے میں دو سو ایسی عمارتیں ہیں جو بہت بڑی متصور ہوتی ہیں۔ ان میں سے اٹھاسی کراچی میں ہیں کراچی شہر میں صرف تین سینما ایسے ہیں۔ جو متروکہ املاک سے تعلق رکھتے ہیں۔

متروکہ زرعی املاک

چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے متروکہ زرعی املاک کے بارے میں کہا کہ اس کا رقبہ اتنا کافی ہے کہ سارے دعویداروں کا حساب چکایا جا سکے۔ آپ نے کہا کہ سابق پنجاب کے گنجان آباد اضلاع پر پہلے ہی کافی بوجھ ہے۔ جن لوگوں کے پاس ان اضلاع کے بارے میں کلیم ہوں، انہیں سندھ میں آباد کر دیا جائے گا۔ جہاں آٹھ لاکھ ایکڑ متروکہ زرعی زمین ایسی ہے کہ اس پر مہاجرین کو مستقل طور پر آباد کیا جا سکتا ہے۔ کراچی کے جن مہاجرین کے پاس زرعی کلیم ہیں انہیں بھی سابق سندھ میں آباد کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ زرعی اراضی سے استحقاق کی سلپ دی جائے گی۔ جس میں مندرج ہوگا۔ کہ فلاں فلاں اضلاع میں متروکہ زرعی اراضی موجود ہے۔ جسے ڈپٹی کمشنروں کی وساطت سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

آپ نے کہا کہ خود کاشت کرنیوالوں کو ان کے کلیموں کے سو فیصد کے برابر زرعی اراضی فراہم کی جائے گی۔ لیکن جو مہاجر خود کاشت کرنیوالے نہیں انہیں ان کے دعاوی کے چالیس فیصد کے برابر زمین دی جائے گی۔ کوشش کی جائے گی کہ ہر دعویدار کو ایک ہی جگہ زمین دی جائے۔ لیکن جو لوگ اپنے دعاوی کے پچیس فی صد کے برابر پہلے ہی زمین حاصل کر چکے ہیں۔ ان کا سلسلہ الگ ہے ہوسکتا ان کے لئے باقی ماندہ پچھتر فی صد اراضی اس جگہ میسر آ نے جہاں انہوں نے پہلے زمین حاصل کر رکھی ہے۔

کشمیری مہاجرین

مسٹر ہاشم رضا نے کہا کہ اس وقت دس ہزار کشمیری مہاجرین سرحدی اضلاع میں کیمپوں میں گذر بسر کر رہے ہیں۔ انہیں بھی عارضی طور پر آباد کر دیا جائیگا آپ نے کہا کہ جتنی بھی متروکہ شہری املاک دستیاب ہو سکی۔ دعویدار مہاجرین کے دعاوی کی تکمیل کیلئے تقسیم کر دی جائیں گی۔ ساتھ ہی متروکہ شہری املاک کا سراغ لگانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جائے گی۔ آپ نے یقین دلایا کہ آبادکاری کا کام اس سال کے آخر تک پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا جائیگا۔

یومِ اقبال کے موقع پر چیف جسٹس ایم۔ آر کیانی کی تقریر

"مشکلات پر قابو پانے کے لئے مسلسل جدّوجہد کریں"

لاہور ۲۲ اپریل - مغربی پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر ایم۔ آر کیانی نے کل صوبائی دار الحکومت میں **یوم اقبال** کے سلسلہ میں منعقدہ ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے باشعور پاکستانیوں کو تلقین کی کہ وہ انفرادی یا اجتماعی زندگی کے مسائل سے فرار کی عادت نہ ڈالیں۔ بلکہ ہر نوعیت کی مشکلات پر عبور حاصل کرنے کے لئے مسلسل جد و جہد کریں۔

مسٹر کیانی نے مرکزیہ مجلس اقبال کے زیر اہتمام اس اجتماع میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے مزید کہا کہ زندگی کا دوسرا نام کوشش ناتمام ہے۔ جو شخص یا قوم عمل پیہم کی نعمت سے محروم ہو جائے وہ ترقی کی کوئی منزل طے نہیں کر سکتی۔

اس اجتماع میں سابق وزیر اعظم چوہدری محمد علی، مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لفٹیننٹ جنرل بختیار رانا اور میجر جنرل سید غواص کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

لیڈر

بقیہ صہ ۲

یا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اس اصلاح کے لئے کبھی اللہ تعالیٰ دنیا میں کوئی بندہ مبعوث کرے گا۔

دوسرے لفظوں میں سوال یہ ہے کہ جب موسوی شریعت کی اصلاح کے لئے ایک بشر کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا تو کیا یہ بات خلاف سُنت اللہ ہے کہ جب دائمی اسلامی شریعت کے مقاصد پر پردے پڑ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ صلاح عیسوی کے لئے امتِ محمدیہ میں سے عیسوی نفس بنا کر ایک بشر کو مبعوث کرے؟ جو آکر یہ صلاح کرے۔ یہی ایک اسلامی طریق ہے جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور احادیث نزول میں صحیح تطبیق ہوسکتی ہے۔ "صلاح عیسوی" انسانوں ہی میں ہوتی ہے اسلئے کیا یہ لازم نہیں ہے کہ ایسی صلاح اپنے ایک بندے کے ذریعے کرے۔ جی ہواہ وٹنس سوسائٹی والوں کی طرح محض قیاس آرائی سے تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ جب تک ظاہر نشانات موجود نہ ہوں یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روحانی طور پر نزول فرما چکے ہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ اس کی حیثیت صرف ایک خیال کی رہ جاتی ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

ترسیل چندہ کے متعلق ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کا موجودہ مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ چندوں کی تمام رقوم جو اس سال وصول ہوئی ہوں۔ وہ سال ختم ہونے سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائیں۔ جو رقوم جماعتوں کی طرف سے ۳۰ ماہ حال تک بھی روانہ کر دی جائیں گی۔ ان کے متعلق کوشش کی جائے گی۔ کہ وہ رقوم سال رواں کے حسابات میں محسوب کی جاویں۔ لیکن ۳۰ اپریل کے انتظار میں کوئی رقم روکی نہ جاوے۔ بلکہ اس وقت تک جو وصولی ہو چکی ہو۔ وہ فوری طور پر بھجوا دی جاوے۔ بعد میں جو رقوم وصول ہوں۔ وہ ساتھ ساتھ بھیج دی جایا کریں۔ جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے التماس ہے۔ کہ وہ اس مہینہ خاص طور پر نگرانی فرما دیں۔ کہ کوئی رقم خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ مقامی جماعتوں میں پڑی نہ رہ جاوے۔

(ناظر بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ ــــ ربوہ)